اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ میں تشریف لے گئے، آپ نے سجدہ کو اتنا لمبا کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ پاک نے آپ کی رُوحِ مبارکہ قبض نہ فرما لی ہو چنانچہ میں آپ کے قریب ہو کر آپ کو بغور دیکھنے لگا۔ جب آپ نے اپنا سر ِ اَقدس اُٹھایا تو فرمایا: اے عبدالرحمٰن! کیا ہوا؟ میں نے جواباً اپنا خدشہ ظاہر کیا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جبرئیلِ امین (علیہ السّلام) نے مجھ سے کہا: کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ

پاک فرماتا ہے: **جو آپ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اس پر رحمت نازِل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازِل فرماؤں گا۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔**[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مستقبل روشن کرنے کی فکر

پیارے اسلامی بھائیو! جب انسان ہوش سَنبھالتا ہے تو سمجھتا ہے کہ بس میں اِس دنیا میں آ گیا، سو آ گیا، اب مجھے یہاں سے رخصت نہیں ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر ایک اپنے روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہے ❁ کسی کو اپنی قبر روشن کرنے کی فِکر نہیں ❁ قیامت کی روشنی کے بارے میں کوئی نہیں سوچتا ❁ پُل صِراط جو تلوار کی دَھار سے زیادہ تیز، بال سے زیادہ باریک اور جہنّم کی پُشْت پر بنا ہوا ہے اور اُس کے

1... مسند امام احمد، جلد:1، صفحہ:406، حدیث:1662۔

2... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

ساتھ بڑے بڑے آنکڑے (یعنی ہُک) لگے ہوں گے جو گزرنے والوں کو پکڑ پکڑ کر جہنّم میں جَھونک رہے ہوں گے،اَفسوس! اُس پُل صِراط کی تاریکی کو روشن کرنے کی کسی کو فکر نہیں۔

آج ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ بس میرا دُنیوی مستقبل روشن ہو جائے، چاہے اِس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔ آہ !بے شُمار نوجوان اپنے مستقبل کو روشن کرنے کی کوشش میں مصروف ہوتے ہیں کہ بے چارے اَچانک موت کا شِکار ہو کر دِلوں میں روشن مستقبل کی حسرت لیے اَندھیری قبر میں جا پہنچتے ہیں! آیئے ایک ایسے ہی نوجوان کی لرزہ خیز داستان سنیےاور اپنی قبر و آخرت روشن کرنے کی فکر کیجیے!

ایک دولہے کی لرزہ خیز داستان

حضرت سعید بن ہَاشِم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بستی کے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں رَقص و سُرور(یعنی ناچ گانے)کی محفل برپا کی، اُس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبَن پر تھی تو اَچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوفناک آواز سنی جس سے اُن کے دل دَہَل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوئے گویا اُنہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے کسی نے یہ اشعار پڑھے :

يَااَهْلَ لَذَّةِ لَهْوٍ لَاتَدُوْمُ لَهُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمَنَايَا تُبِيْدُ اللَّهْوَ وَاللَّعِبَا

كَمْ مَّنْ رَاَيْنَاهُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِهٖ ۔۔۔ اَمسٰى فَرِيْدًا مِّنَ الْاَهْلِيْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: یعنی اے ناپائیدار کھیل کود کی لذّتوں میں مُنْہَمِک رہنے والو! موت تمام تر کھیل کود ختم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اِس لذّت میں مست دیکھا مگر وہ

اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔

حضرت سعید بن ہاشم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **خدا کی قسم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دُولہے کا انتقال ہو گیا۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہر نوجوان کی خواہش ہوتی ہے کہ میں شادی جیسی پیاری پیاری سُنّت اَدا کروں لیکن شادی کی تقریبات کے موقع پر شاید مسلمان خُدا کو بھول جاتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہزارہا شادیاں دیکھی ہوں گی مگر صرف ایک شادی ایسی دکھا دیجیے جو صرف اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کی خاطِر، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے انجام پائی ہو بلکہ خود ہمارے گھروں میں بھی شادیاں ہوئی ہوں گی اور رَقص و سُرور (یعنی ناچ گانے) کی محفلیں بھی سجی ہوں گی، تو اب ذَرا اپنے انجام کو اِس سینکڑوں سال پُرانے واقعے کے آئینے میں دیکھیے اور عبرت حاصل کیجیے! ممکن ہے کسی کے ذِہن میں یہ بات آئے کہ یہ تو سینکڑوں سال پُرانا اور فرسُودَہ واقعہ ہے آج کل ایسا کہاں ہوتا ہے؟ آیئے چند برس پہلے کا واقعہ سُنیے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کیجیے! چنانچہ کچھ سال پہلے ایک اَخبار میں اس طرح کی خبر شائع ہوئی تھی کہ

دولہا دُلہن سمیت بارات ڈوب گئی

بنگلہ دیش میں ایک بارات شادی کی رُسُومات ادا کرنے کے بعد کشتی میں سُوار ہو کر واپس آ رہی تھی کہ اَچانک ایک طوفانی موج آئی اور اُس نے کشتی کو اُلٹ دیا، جس کے نتیجے میں دولہا دُلہن سمیت 15 اَفراد ڈوب کر موت کا شکار ہو گئے۔

[1]... شرح الصدور، باب زیارۃ القبور... الخ، صفحہ: 217۔

اے عاشقانِ رسول! ہرگز ایسا نہ سوچئے کہ پہلے شادیوں میں عبرت انگیز واقعات رُونما ہوتے تھے اب نہیں ہوتے کیونکہ بارات ڈوبنے کا واقعہ چند سال پہلے کا ہے۔ دیکھیے ! جس کی شادی ہوتی ہے اُسے اپنی شادی کی بہت خوشی ہوتی ہے اور شادی کی رُسومات ادا کرنے کے بعد جب بارات واپس آ رہی ہوتی ہے تو دُولہا کی خوشی مزید بڑھ جاتی ہے، آہ! اِسی خوشی کے ساتھ بارات واپس آ رہی تھی کہ اَچانک موت کے ایک تھپیڑے نے دُولہا دُلہن اور باراتیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موت کی نیند سُلا دیا، اُن کی خوشیاں لُوٹ لیں اور اُن کے سارے اَرمانوں پر پانی پھیر دیا۔

بوڑھے ہو کر عبادت کر لیں گے

آج کے نوجوان اِس غلط فہمی میں ہیں کہ ابھی ہم جوان ہیں جب بوڑھے ہوں گے تب ❁ نمازیں پڑھ لیں گے ❁ عبادت کی خاطر مسجد میں پڑے رہیں گے ❁ تسبیح پڑھیں گے ❁ ابھی فجر میں سُستی ہو جاتی ہے تو بوڑھے ہو کر تہجُّد بھی ادا کریں گے، یوں بڑھاپے میں خوب عبادت کر کے جوانی میں کی جانے والی غفلتوں اور کوتاہیوں کی کمی پوری کریں گے۔

نوجوانوں کو اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ وہ بوڑھے ہوں گے کیونکہ اِس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ کون کب مرے گا؟ جن کے دل میں بڑھاپے کی خواہش ہے اُنہیں یاد رکھنا چاہیے کہ صرف بوڑھے ہی نہیں مرتے بلکہ جوانوں کو بھی موت آتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ بُڑھاپے کی خواہش رکھنے والے جوانوں کو بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنا ہی نصیب نہ ہو اور وہ موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں۔ آہ! روڈ پر چلتی ہوئی اسکوٹریں، کاریں اور آئل ٹینکرز نہ جانے کتنے نوجوانوں کی زندگیوں کے چراغ بجھا

دیتے ہیں چنانچہ

میاں بیوی اور بچے کچلے گئے

ایک بار سپر ہائی وے پر ایک کار اور آئل ٹینکر میں ٹکر ہو گئی جس کے نتیجے میں کار میں سُوار میاں بیوی اور اُن کے 2 بچے اُسی وقت کچلے گئے۔

بوڑھوں کی حالتِ زار

اے جوانو! تم کس خُوش فہمی میں مبتلا ہو اور تمہیں کیسے یقین ہو گیا کہ بُڑھاپا دیکھنا نصیب ہو گا؟ اگر تمہیں بڑھاپے کی تمنّا ہے تو ۞ ذرا اَپنے گھر میں موجود کسی بوڑھے کی جسمانی حالت دیکھ لو ۞ اگر گھر میں کوئی بوڑھا نہیں ہے تو رشتے داروں میں سے کسی بوڑھے شخص کو دیکھ لو ۞ اگر وہاں بھی نہیں ہے تو اپنے پڑوسیوں کے کسی بوڑھے فرد کو دیکھ لو ۞ اور اگر کہیں نہیں ملتا تو ہسپتال میں جا کر کسی بوڑھے مریض کو دیکھ لو، پتا چل جائے گا کہ بے چارے بوڑھوں کی کیا حالت ہوتی ہے! آہ! بے چارے ۞ کھانے پینے ۞ چلنے پھرنے ۞ سُننے دیکھنے ۞ یہاں تک کہ اِستنجا کے حوالے سے بھی مُحتاج ہوتے ہیں۔ اتنا تو سبھی جانتے ہیں کہ بڑھاپا بیماریوں کا گڑھ ہوتا ہے مگر اَفسوس! اِس کے باوجود ہمارے معاشرے میں بوڑھوں سے ہمدردی نہیں کی جاتی! کوئی انہیں جھڑکتا ہے تو کوئی گھسیٹتا ہے یہاں تک کہ بے چاروں کے ساتھ خود اپنی سگی اولاد بھی نہ کرنے والا سُلوک کرتی ہے۔

بوڑھوں کے ساتھ ایسا سُلوک کیوں ہو رہا ہے ؟

بوڑھوں کے ساتھ ایسا سُلوک اِس لیے ہو رہا ہے کہ ماں باپ کو صرف اپنی اولاد کے روشن مستقبل کی فکر ہوتی ہے کہ کسی طرح ہمارا بچہ ۞ پڑھ لکھ کر ہوشیار

ہو جائے ❁موجودہ زمانے کے حساب سے چلے❁ماڈرن ہو❁ڈاکٹر بنے❁انجینئر بنے ❁خوب مال جمع کر کے اپنا مستقبل روشن کرے ❁اور پھر ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنے۔ماں باپ کی ایسی سوچ اور کوشش سے بعض اوقات دُنیا داری کے لحاظ سے تو بچے کا مستقبل روشن ہو جاتا ہے لیکن وہ اپنے بوڑھے ماں باپ کا سہارا نہیں بن پاتا کیونکہ اُسے ماں باپ کی اَہمیت نہیں بتائی گئی ہوتی۔یاد رکھیے! ❁ ماں باپ کی اَہمیت سائنسدان نہیں بتاتے❁ڈاکٹروں کی ڈِگریوں میں ماں باپ کی اَہمیت نہیں بتائی جاتی❁اِنجینئرنگ کا پورا کورس دیکھ لیجیے اِس میں ماں باپ کی اَہمیت نہیں ملے گی۔اگر ماں باپ چاہتے ہیں کہ واقعی اَولاد اُن کے بڑھاپے کا سہارا بنے تو اپنی اولاد کو قرآن و حدیث پڑھائیں کیونکہ قرآن وحدیث میں ماں باپ کی اَہمیت بتائی گئی ہے۔اِسی طرح اپنی اَولاد کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کروائیں کہ اُن میں بھی ماں باپ کی اَہمیت بتائی جاتی ہے۔

کہیں ہمارا بچہ مولوی نہ بن جائے

اَفسوس !آج کل بہت سے ماں باپ جب اپنے بچوں کو سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آتے جاتے اور عمامہ شریف سجاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اُنہیں فکر لاحِق ہوتی ہے کہ دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے سبب کہیں ہمارا بچہ مولوی بن کر اپنا روشن مستقبل تاریک نہ کر بیٹھے!آہ !اِسی فکر میں مبتلا ہو کر ماں باپ اپنے بچوں کو سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے اور عمامہ شریف سجانے سے روک دیتے ہیں۔بعض اُوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ روشن مستقبل کی فکر میں مبتلا ماں باپ اپنے جس بچے کو دینی ماحول سے دُور کرتے ہیں وہی بچہ کسی حادثے یا بیماری کا شکار ہو کر

عین جوانی کے عالَم میں اِس دنیائے ناپائیدار سے رُخصت ہو جاتا ہے۔اِس سلسلے میں ایک عبرت اَنگیز واقعہ پیش ِ خدمت ہے۔

فوڈ پوائزن سے ایک نوجوان کی موت

ایک 15 یا 17 سال کے نوجوان نے دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضان شریف کے آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت پائی،جس کی برکت سے وہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے لگا اور اُس نے پیارے آقا،مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت عمامہ شریف بھی سر پر سجا لیا۔ ایسا ہوتا دیکھ کر روشن مستقبل کی فکر کرنے والے ماں باپ کو اپنے بچے کا مستقبل تاریک نظر آنے لگا،شاید اُنہوں نے سوچا ہو گا کہ ہمارے بچے نے عمامہ تو باندھ لیا ہے،اب کہیں داڑھی رکھ کر مولوی نہ بن جائے لہٰذا ماں باپ نے اُسے سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنے سے روک دیا۔وہ نوجوان نہ مانا تو اُسے خُوب مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ جب مَظالِم حد سے بڑھے تو بے چارہ ہمت ہار گیا اور ڈر کی وجہ سے دعوت اسلامی کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنا چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے جب بندہ اچھے ماحول سے دُور ہوتا ہے تو نمازوں سے بھی دُور ہو جاتا ہے، اَفسوس !وہ بے چارہ بھی نمازوں سے دُور ہو گیا۔تقریباً ایک سال تک وہ نوجوان دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے دُور رہا اور پھر ایک دن اُس نے کوئی کھانا کھایا تو اُسے فُوڈپُوائزن (***FOOD POISON***) ہو گیا،جس کے باعث اُس کی حالت آہستہ آہستہ بگڑنا شروع ہوئی یہاں تک کہ اُسے ایک مہنگے ترین ہسپتال میں ایڈمٹ کرنا پڑا۔

اُن کے گھر سے (امیرِ اہلِ سُنّت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ) کو بُلاوا آیا کہ ہمارا

بیٹا آپ کو یاد کر رہا ہے۔(اَمیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں:) جب میں اُس نوجوان کی عیادت کے لیے ہسپتال گیا تو دیکھا کہ اُس کی آنکھیں اُبل کر باہر کی طرف آگئیں تھیں اور اُس کا چہرہ اتنا ڈراؤنا ہو چکا تھا کہ اُسے دیکھنا ہمت والا کام تھا۔ بہرحال کئی روز بِسترِ عَلالت پر رہ کر آخرکار وہ نوجوان جسے اُس کے والدین نے روشن مستقبل کی فکر میں داڑھی رکھنے، سر پر عمامہ سجانے اور دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے سے روک دیا تھا موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں اُتر گیا۔

یقین جانیے! وہ نوجوان بڑا دین دار اور عاشقِ رسول تھا۔ یہاں تک کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں رہتے ہوئے اُسے کئی بار پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت بھی نصیب ہو چکی تھی لیکن اَفسوس! ماں باپ نے اُسے دینی ماحول سے اس لیے دُور کیا تاکہ اُس کا مستقبل روشن ہو جائے مگر وہ اپنے ماں باپ کا مستقبل ہمیشہ کے لیے تاریک کرکے دنیا سے رُخصت ہو گیا۔ اللہ پاک اس نوجوان کی مغفرت فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! جو اِس دُنیا سے رُخصت ہوتا ہے اُس کے لیے دُنیا کی رُونقیں، رُونقیں نہیں رہتیں، دُنیا کے ہنگامے، ہنگامے نہیں رہتے، ملک میں کسی بھی قسم کا اِنقلاب آئے مرنے والے کو اِس سے کوئی سَروکار نہیں ہوتا، بس وہ بے چارہ دل میں بہت سی تمنائیں لیے اَندھیری اور گہری قبر میں جا پہنچتا ہے۔

بدقسمتی سے آج کل مسلمان اِس لیے آپس میں لڑ رہے ہیں کہ ہمارا تَعَلُّق فلاں قوم اور فلاں قبیلے سے ہے اور ہم فلاں زَبان بولنے والے ہیں لہٰذا ہمیں اپنے

حُقوق ملنے چاہئیں،حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر لِسانی، نسلی اور علاقائی اِختلافات مٹا کر سارے مسلمان ایک ہو جائیں تو ساری نفرتیں ختم ہو جائیں گی،سب کو اپنے اپنے حُقوق ملیں گے اور مسلمان سُرخرو ہوں گے۔

اَفسوس! آج مسلمان تباہ حال ہیں! سمجھاؤ تو سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔یقین جانیے! اُس وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ جب کسی مسلمان کو آخرت کا خوف دلایا جائے یا نماز پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے یا دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے تو وہ بیزاری سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے، سُنی اَن سُنی کر دیتا ہے اور بات بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔

مُبَلِّغین کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے

نیکی کی دعوت دینے والوں کو چاہیے کہ کوئی اُن کی باتوں پر تَوَجُّہ دے یا نہ دے یا بُرا بَھلا کچھ بھی کہے،بس وہ صبر کا دامن تھامے ہوئے اِس اَنداز سے نیکی کی دعوت دے کہ سامنے والے میں موجود شیطانی جذبہ ٹھنڈا ہو جائے۔دیکھیے!جب شیطانی جذبہ ٹھنڈا ہو گا تو شرارت و مَستی خُودبخود ختم ہو جائے گی اور وہ بات کو غور سے سُنے گا، یوں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکی کی دعوت دینے والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یاد رکھیے!جسے آپ نیکی کی دعوت پیش کریں ضروری نہیں کہ وہ پہلی یا دوسری بار میں ہی آپ کی دعوت قبول کرلے لہٰذا آپ موقع بہ موقع سمجھاتے رہیں،دل ہی دل میں اُس کے بارے میں کُڑھتے رہیں،اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ایک دن وہ آپ کی دعوت ضرور قُبول کرے گا لیکن کسی کے پیچھے اِتنا بھی نہ پڑیں کہ بیزار ہو کر وہ

آپ سے دُوری اختیار کرنے پر مَجبُور ہو جائے۔

دین کے ساتھ دنیا بھی لے کر چلنی چاہیے

بعض لوگ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کو اِس طرح سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ **مُلّا بنے پھرتے ہو، معاشرے کے ساتھ نہیں چلتے حالانکہ دین کے ساتھ دنیا بھی لے کر چلنی چاہیے وغیرہ وغیرہ**۔ ایسوں سے عرض ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں نے بھی دُنیا نہیں چھوڑی وہ بھی دیگر لوگوں کی طرح اپنے بال بچوں کی کفالت کرتے، رزقِ حلال کما تے اور کھاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کے شروع میں چند نوجوانوں کی موت سے مُتَعَلِّق عبرتناک واقعات سُنے۔ آہ! آئے دن نوجوانوں کی عبرتناک موتیں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک اور عبرت انگیز واقعہ سنیے! چنانچہ بہت پرانی بات ہے کہ ایک نوجوان نے امیرِ اہلِ سنت، مولانا محمد الیاس قادری دامَت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ کا آڈیو بیان **زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے** سُنا تو آپ دامَت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ کے نام ایک خط لکھ بھیجا، جس میں اُس نے اپنی برادری کے ایک نوجوان کی عبرتناک موت کا واقعہ بیان کیا تھا۔ حُصولِ عبرت کے لیے اُس خط کے مضمون کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے سنیے اور عبرت حاصل کیجیے:

ایک نوجوان کی عبرتناک موت

اُس نوجوان نے خط میں لکھا کہ ایک علاقے میں ہر سال میلا مُنعَقِد کیا جاتا ہے جہاں 8دن تک مختلف اوقات میں خوب ڈھول بجتے اور مَرد و عورت مل کر ناچتے ہیں۔ ہمارے

خاندان کے لوگ بھی ہر سال پابندی سے میلے میں شرکت کرتے، ناچتے اور ڈھول بجاتے ہیں۔برادری والوں کی ناراضی سے بچنے کے لیے نہ چاہتے ہوئے ایک بار میں بھی مسلسل 3دن تک اِس میلے میں شریک ہوا لیکن میں وہاں جاتا اور کسی بہانے جلد واپس گھر لوٹ آتا۔ایک دن ایسا ہوا کہ سارے ملنگ جمع تھے، سگریٹ نوشی چل رہی تھی،مرد و عورت بدمَست ہوکر ناچ رہے تھے،اتنے میں ہماری برادری کے ایک نوجوان کو خوب جوش آیا اور وہ مدہوش ہو کر ناچتے،ناچتے میلے کے قریب مین روڈ پر جا پہنچا، دیکھتے ہی دیکھتے وہاں اسے ایک تیز رفتار بس نے کچل ڈالا جس کے نتیجے میں وہ بےچارہ بھرپور جوانی کے عالَم میں عبرتناک موت کا شکار ہو گیا۔اللہ پاک اُس نوجوان کی مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہ گار مسلمانوں سے ہمدردی

اے عاشقانِ رسول! معاشرے میں نیک و بد ہر طرح کے اَفراد موجود ہیں لہٰذا ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ ساتھ گُناہ گار مسلمانوں سے بھی ہمدردی ہونی چاہیے بلکہ خود کو گُناہ گار سمجھتے ہوئے عاجزی اختیار کرنی چاہیے کہ یہی ہمارے اَسلاف (پہلے کے نیک لوگوں) کا طریقہ ہے۔ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اللہ پاک کے نیک اور مُخْلِص بندے ہونے کے باوجود خود کو گُناہ گار سمجھتے اور خوب عاجزی اختیار کرتے تھے۔

مجھ سے پہلے کوئی نہیں نکل پائے گا

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:اگر کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوکر اِعلان کرے کہ تم میں سے جو سب سے بُرا ہے وہ باہر نکل جائے تو خدا کی

قسم! مجھ سے پہلے کوئی نہیں نکل پائے گا مگر یہ کہ کوئی اپنی طاقت کے بَل بوتے پر یا دوڑنے میں مجھ سے سبقت لے جائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ کی کیسی عاجزی تھی! بزرگوں کے ایسے واقعات اِس لیے بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ہم جیسے گُناہ گار مسلمانوں کو عبرت حاصل ہو،ہماری خود کو نیک سمجھنے جیسی خوش فہمیاں دُور ہوں اور ہمیں اپنے روشن مستقبل کی آرزو کے ساتھ ساتھ اپنی قبر روشن کرنے کی بھی فکر لاحق ہو۔ معاشرے میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اِس حوالے سے سوچنے اوراِس موضوع پر گفتگو کرنے یا سننے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے۔

اَفسوس!ہمارے یہاں تقریباً سبھی مُعاملات میں دُنیا کو مُقَدَّم اور پیشِ نظر رکھا جاتا ہے ❁ آپ ملکی اور شہری نِظام دیکھ لیجیے سب میں دُنیوی زندگی کی اِصلاح کا کچھ نہ کچھ اِہتمام ضرور ہے مگر دینی زندگی کی اِصلاح کا کوئی اِہتمام نہیں❁ آپ کو اسکولز❁ کالجز ❁اور یونیورسٹیز کے قیام نظر آئیں گے ❁ کھیل کود کی ٹیمیں بنتی نظر آئیں گی جن پر سالانہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں لیکن کیا دین کے لیے بھی کوئی ایسا انتظام کیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اگر کچھ اِدارے بنے ہوئے ہیں تو اُن کا حال انتہائی بُرا ہے۔ ہم خود اپنے بارے میں غور کریں کہ ہمیں اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کی کتنی فکر ہے؟ حالانکہ قرآنِ پاک میں اس کا واضح طور پر حکم اِرشاد فرمایا گیاہے چنانچہ پارہ 28 سورۂ تحریم کی

[1]… احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان فضیلۃ التواضع، جلد:3، صفحہ:420۔

آیت نمبر 6 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دُنیاوی تعلیم کے ساتھ دِینی تعلیم بھی دِلائیں

آج کل کسے اپنے اہل و عیال کی اِصلاح کی فکر ہے؟ بچہ ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو ماں باپ اُسے صرف دُنیوی تعلیم دلواتے ہیں۔ بے شک اپنے بچوں کو دُنیاوی تعلیم دِلوائیں لیکن اِس کے ساتھ ساتھ دِینی تعلیم دِلوانے کا بھی اِہتمام کریں، قرآن و حدیث پڑھائیں، اچھے ماحول میں بھیجیں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں۔ دیکھیے! ❁ جب آپ خود سُنّتوں پر عمل نہیں کریں گے تو اپنے بچوں کو کس طرح ترغیب دلائیں گے؟ ❁ جب آپ خود چہرے پر داڑھی جیسی پیاری پیاری سُنّت نہیں سجائیں گے تو اپنے بچوں کو داڑھی رکھنے کی ترغیب کیسے دلائیں گے؟ ❁ جب آپ خود عمامہ شریف نہیں سجائیں گے تو اپنے بچوں کو کس طرح عمامہ شریف سجانے کی تلقین کریں گے؟ ❁ جب آپ خود نمازوں کی پابندی نہیں کریں گے اور نمازِ فجر کے وقت بستر پر سوئے رہیں گے تو اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند کیسے بنائیں گے؟ ❁ اگر آپ خود سگریٹ پئیں گے اور بیٹے کو منع کریں گے تو بیٹا سوچے گا کہ **ابو خود تو مزے سے سگریٹ پی رہے ہوتے ہیں لیکن مجھے روکتے ہیں، ہو نہ ہو ضرور اس میں کوئی خوبی ہو گی،** اب وہ گلیوں میں چھپ چھپ کر سگریٹ پیئے گا۔

یاد رکھیے! جس نصیحت پر باپ خُود عمل کرے گا اُس کا اثر بچوں پر بھی ہو گا

اور جس نصیحت پر وہ خُود عمل نہیں کرے گا بچوں پر بھی اُس کا اثر نہیں ہو گا۔ دیکھیے! اگر آپ بچوں کے سامنے نماز پڑھتے رہیں گے تو اب اگرچہ آپ اُنہیں نماز پڑھنے کا نہ کہیں پھر بھی وہ آپ کی دیکھا دیکھی نماز پڑھنا شروع کر دیں گے اور اِسی انداز سے رُکوع و سجود کریں گے جس طرح آپ کرتے ہیں۔

نماز میں خُشُوع و خُضُوع

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نماز پڑھنے کا حق ادا کر گئے، ہمیں اُن جیسی نمازیں پڑھنا کہاں آتی ہیں؟افسوس!اُن جیسا خُشُوع و خُضُوع ہماری نمازوں میں کہاں؟ ہم جب نماز پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ہمیں طرح طرح کی سوچیں لاحق ہو جاتی ہیں مثلاً ❁ جلدی جلدی نماز پڑھنی ہے کیونکہ دُکان پر گاہک اِنتظار کر رہے ہیں ❁ اِسی طرح ہم نماز میں یہ بھی سوچ رہے ہوتے ہیں کہ واپسی پر ہمیں دکان سے فلاں چیز خریدنی ہے یا فلاں دُکاندار کا بہت سارا قرضہ دینا ہے اب اُس کے سامنے سے کیسے گزریں ؟ لہٰذا گلی بدل کر گھر جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔غور کیجیے! جب اِس طرح کے خیالات نماز میں آئیں گے تو ہم کس طرح خُشُوع و خُضُوع حاصِل کر پائیں گے ؟

زندگی کا حقیقی مقصد

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کا حقیقی مقصد بینک بیلنس بنانا نہیں بلکہ عبادت کے ذریعے رضائے الٰہی پانا اور ثوابِ آخرت کمانا ہے۔جو لوگ بینک بیلنس بنا کر دُنیا سے رُخصت ہوئے وہ اُن کے کیا کام آیا؟ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اِس خوف سے مال جمع نہیں کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو دُنیا سے رُخصت ہونے کے بعد ہمارے

بچے ہمارے جمع کیے ہوئے مال سے گُناہوں میں مبتلا ہو جائیں اور ہم گُناہوں کے مُعاملے میں اُن کے مدد گار شُمار کر لیے جائیں۔

میری دولت کی حاجت نہیں

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے وصالِ ظاہری کا جب وقت آیا تو لوگوں نے عرض کی: **اپنے بچوں کے لیے کچھ چھوڑ جاتے تو اچھا ہوتا۔** آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: اگر میرے بچے گُناہ گار ہیں تو میں اُن کے لیے مال چھوڑ کر گُناہوں پر اُن کا مدد گار نہیں بننا چاہتا **اور اگر میرے بچے نیک ہیں تو اُنہیں میری دولت کی حاجت نہیں، اللہ ان کے لیے کافی ہے۔**[1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف (پہلے کے نیک بزرگوں) کی کیسی مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی، جبکہ ہماری سوچ اِس کے اُلٹ ہے؟ ہم اپنا بینک بیلنس بڑھانے کے لیے خوب جھوٹ بولتے، رشوتیں لیتے، ایک دوسرے کو دھوکا دیتے اور ملاوٹ والا مال بیچتے ہیں اور پھر اِس طرح سے جمع کیے ہوئے مال کا آخر ہوتا کیا ہے؟ یہی کہ ایسا مال وبالِ آخرت کا سامان بنتا ہے اور ایک دن بندہ اسے چھوڑ کر اچانک دُنیا سے رُخصت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

ایک سیٹھ کی اچانک موت

بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک سیٹھ کے پاس مال خریدنے کے لیے امریکہ سے بہت بڑا تاجر آیا، سیٹھ کو اُس کے آنے کی اتنی خوشی ہوئی کہ خوشی سے اُس کا

[1]... مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن والثلاثون فی ذم المال، صفحہ: 143 ملخصاً۔

ہارٹ فیل ہو گیا اور اُس نے وہیں دم توڑ دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی سَرمایہ دار دُنیا سے رُخصت ہوتا ہے تو اَخبارات میں اُس کے نام سے تَعزِیَتی پیغامات چھاپے جاتے ہیں اور اُس کی یاد میں مختلف جگہوں پر تعزیتی جلسے مُنعَقِد کیے جاتے ہیں لیکن حقیقی معنوں میں اُس سے ہمدردی کرنے والا کوئی کوئی ہوتا ہے۔عام طور پر تَعزِیَت کرنے سے مَقْصُود یہی ہوتا ہے کہ انتقال کرنے والے سرمایہ دار کی اولاد خوش ہو جائے تاکہ بآسانی اپنے کام نکلوائے جا سکیں،تو یوں لوگوں کی ایک بڑی تعداد صرف اپنے دُنیاوی مَفاد کی خاطر تَعزِیَت کرتی ہے۔

آہ !دُنیا بڑی بے وفا اور مطلبی ہے،لہٰذا صرف اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کیجیے ورنہ دُنیا داروں سے محبّت کرنے کے عوض کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔اگر آپ کسی سے دوستی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیجیے اور اگر پہلے سے دوستی کر رکھی ہے تو سوچئے! وہ دوستی اللہ پاک کی رضا کی خاطر ہے یا کسی اور مقصد کے لیے ؟کہیں اِس لیے تو نہیں کہ دوست آپ پر اپنا مال خوب خرچ کرتا ہے یا اُس کا رنگ روپ آپ کو اچھا لگتا ہے یا لطیفے سنا کر وہ آپ سے دل لگی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔اگر آپ نے کسی سے اِس لیے دوستی کر رکھی ہے کہ وہ آپ کو دین سکھاتا ہے،سُنّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلاتا ہے،نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے جگاتا ہے تو ایسی دوستی مرحبا! لیکن اَفسوس !اب لوگوں کی بھاری اکثریت ذاتی کشش کی وجہ سے دوستی کرتی ہے۔آہ!موت گہری سے گہری دوستی ختم کر دیتی ہے اور بعض اوقات آپس میں گہری دوستی رکھنے والے آگے پیچھے تھوڑی ہی مدت میں موت کا شکار ہو کر

دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک عبرت انگیز واقعہ سنیے!

گہری دوستی رکھنے والے 2 بھائیوں کی موت

حضرتِ علّامہ جَلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: 2 بھائیوں کی آپس میں بہت گہری دوستی تھی، بڑا بھائی اَصْفَہان گیا تو چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ جب بڑا بھائی اَصْفَہان سے واپس آیا اور اُسے پتا چلا کہ چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ بہت رَنجیدہ ہوا اور آئے دن قبرستان جاتا رہا یہاں تک کہ 7 ماہ اِسی طرح گُزر گئے۔ ایک بار حَسبِ معمول اپنے بھائی کی قبر پر گیا تو اُس نے قبرستان کے سناٹے سے ایک غیبی آواز سُنی جو کہ ایک عربی شعر پر مشتمل تھی:

يَا أَيُّهَا الْبَاكِي عَلَى غَيْرِهِ | نَفْسَكَ أَصْلِحْهَا وَلَا تَبْكِهِ
إِنَّ الَّذِي تَبْكِي عَلَى أَثْرِهِ | تُوشِكُ أَنْ تَسْلُكَ فِي سِلْكِهِ

ترجمہ: اے دوسرے پر رونے والے! اس پر مَت رو اپنی اصلاح کی فکر کر! تُو اپنے بھائی پر رو رہا ہے حالانکہ عنقریب تُو خود بھی اسی صف میں شامل ہو جائے گا (یعنی عنقریب تیرا نام بھی مُردوں کی فہرست میں آجائے گا اور تجھے بھی مرحوم کہا جائے گا)۔

جب بڑے بھائی نے یہ آواز سُنی تو اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ گھر لوٹ آیا، پھر 3 دن بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا اور اُسے اپنے چھوٹے بھائی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ [1]

اے کاش! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں ہماری جان نکلے! اِس ضمن میں ایک عاشقِ رسول نوجوان کی موت کا ایمان اَفروز واقعہ

[1] ... مکاشفۃ القلوب، باب زیارۃ القبور... الخ، صفحہ: 218 ملخصًا۔

سنیے !اور اُس کی قسمت پر رشک کیجیے۔

ایک نوجوان کی قابلِ رشک موت

اَمیرِ اہل ِسنّت،مولانا محمد الیاس قادری دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ بیان فرماتے ہیں: ایک بار میں مسجد نبوی شریف میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شَریفین کی جانب رُخ کیے باادب بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک نوجوان میرے پاس آیا اور اپنا تعارُف کرواتے ہوئے کہنے لگا: میرا نام غُلام سَرور ہے، میں کام کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں اور تقریباً چار سال سے مُقیم ہوں۔بہر حال کچھ دیر اُس سے بات چیت ہوئی، وہ چلا گیا اور پھر کبھی کبھار آتے جاتے اُس سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تو دورانِ گفتگو اُس نے بتایا کہ ایک بار میں نے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا کہ جس کا چہرہ بڑا نورانی تھا،وہ بابِ جبریل سے مسجد ِنبوی شریف میں داخل ہوا، میں بھی اُس کے پیچھے پیچھے چل دیا، وہ بابِ جبریل سے بائیں جانب مُڑ گیا، گویا سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری دینے جا رہا تھا،اب وہ سر جھکائے ہیبت اور ادب کا مجسّمہ بن کر سبز گنبد کی طرف بڑھ رہا تھا، جیسے ہی سرکار ِمدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کی سِیدھ میں پہنچا تو اَچانک زمین پر ‌ِگرا اور اُس نے وہیں دم توڑ دیا۔

جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے | جب تری یاد میں دُنیا سے گیا ہے کوئی

اے عاشقانِ رسول! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدمینِ شریفین میں دم توڑنے والا نوجوان یقیناً بڑا خوش نصیب اور قابلِ رَشک ہے!آہ! جو بے چارہ فلم دیکھ کر سینما گھر سے باہر نکلے اور کسی حادثے کا شکار ہو کر موت کے

گھاٹ اُتر جائے وہ بدنصیب اور قابلِ عبرت ہے!

اللہ پاک ایسی موت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت کی موت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنے اَندر پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت کے جام پینا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے،اِس ماحول کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آپ سُنّتوں کے پابند بنیں گے، آپ کے ذِہن میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور مدینۂ طیبہ کی روشن یادیں بسیں گی اور آپ کو اپنی آخرت سَنوارنے کی فکر نصیب ہو گی۔ نیز اس کے لیے امیرِ اہلِ سنّت، مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کتب ورسائل اور تحریری بیانات کے گلدستوں کا مطالعہ بھی بے حد مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم **دعوتِ اسلامی** کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجیے! اِس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: **نیک اعمال** کے رسالے سے روزانہ جائزہ لینا۔

✿ اپنی اِصلاح کرنے اور خود کو شیطان سے بچانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی عادات، اپنے کردار اور اپنے اَعْمال کا جائزہ لیا کریں۔ دورِ حاضِر میں امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ نے اپنا جائزہ لینے کا آسان طریقہ دیا ہے: **رسالہ نیک اَعْمال** ✿ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لئے **نیک اَعْمال رسالے** میں 72 سوالات لکھے ہیں ✿ ہر سوال کے نیچے 30 خانے ہیں ✿ روزانہ سوال پڑھ کر اپنا جائزہ لینا ہوتا اور خانے بھرنے ہوتے ہیں ✿ دُرُست اسلامی زِندگی گزارنے کا یہ بہترین نسخہ ہے ✿ اس کے ذریعے نہ جانے کتنوں کی اِصلاح ہو چکی ہے۔

آپ بھی یہ رسالہ خریدیئے! نیک اعمال کے مطابق روزانہ جائِزہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت فائدہ ہو گا ✿ اَخلاق سنوریں گے ✿ کردار اچھا ہو گا ✿ عادات بہتر ہوں گی ✿ نیکیوں پر استقامت ملے گی ✿ گُناہوں سے نفرت ہو گی ✿ دِل روشن ہو گا ✿ محبّتِ اِلٰہی نصیب ہو گی ✿ عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا ✿ روحانیت ملے گی اور ✿ فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب

[1]... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے، عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سِیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس ص ۳۸) ☆ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے)

﴿اعلان﴾

عمامہ باندھنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم

دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[3]

1…کنز العمال، 14/ 80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[4]

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاۃ…الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد